Selçuk Üniversitesi/Seljuk University
Edebiyat Fakültesi Dergisi/Journal of Faculty of Letters
Yıl/ Year: 2013, Sayı/Number: 30, Sayfa/Page: 139-150

ترکی کلاسیکل ”کرایہ پر بنگلہ" اور بین الاقوامی کلاسیکل "مادام باواری" کا تقابلی جائزہ

Doç. Dr. Nuriye BİLİK
Selçuk Üniversitesi, Edebiyat Fakültesi
Urdu Dili ve Edebiyatı Bölümü
biliknuriye@hotmail.com

Öğr. Gör. Nuray Öztürk ŞEN
Selçuk Üniversitesi, Edebiyat Fakültesi
Urdu Dili ve Edebiyatı Bölümü
nosen@selcuk.edu.tr

تلخیص

یہ مقالہ اس مقصد سے لکھا گیا ہے کہ یعقوب قادری کا "کرایہ پر بنگلہ" اور Gustave Flaubert "مادام باواری" کا تقابلی جائزہ پاکستان اور ہندوستان کے قارئین کو پیش کی جائے۔ اما اور سنیعہ ایسے bovarist کردار ہیں وہ دونوں ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جن کی خیالات حقیقت بن گئی۔ نتیجہ کے طور پر یہ بتانا ممکن ہے کہ یعقوب قادری نے اما سے متاثر ہو کر سنیعہ جیسا ایک کامیابی کردار تخلیق کیا ہے۔

کلیدی الفاظ: کرایہ پر بنگلہ، مادام باواری، یعقوب قادری، Gustave Flaubert، تقابلی جائزہ۔

TÜRK KLASİĞİ *KİRALIK KONAK* İLE DÜNYA KLASİĞİ *MADAM BOVARY*'NİN MUKAYESELİ İNCELEMESİ

Özet

Bu çalışma Yakup Kadri'nin "*Kiralık Konak*'ı ile Gustave Flaubert'in "*Madam Bovary*" si arasındaki benzerliklerin Pakistan ve Hindistan okur kitlesine aktarmak amacıyla yapılmıştır. Her iki romanda da hem Emma hem Seniha, hayal ettiklerine sahip olanları kıskanan bovarist tiplerdir. Sonuçta Yakup Kadri'nin Emma'dan esinlenerek başarılı bir karakter yarattığı görülür.

Anahtar Kelimeler: *Kiralık Konak*, *Madam Bovari*, Yakup Kadri, Gustave Flaubert, karşılaştırmalı inceleme.

مقدمہ:

یعقوب قادری قرا عثمان اوغلو جس نے بیسویں صدی کے پہلے پچاس سالوں میں بڑی تعداد میں رسالوں کے لیے مثنوی اشعار، کہانیاں، مقالات اور تنقید کی طرز پر تحریروں کے ذریعے ترکی ادبیات کی سٹیج پر قدم رکھا۔

اپنی کہانیوں اور ناولوں کی وجہ سے سب سے اہم ترک ادیبوں میں سے ایک ہیں۔یعقوب قادری 27 مارچ 1889 کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ان کے باپ عبدالقادر بیگ Manisa کے گردو نواح میں زندگی بسر کرتے ہوئے قرا عثمان اوغلو کے خاندان سے منسلک تھے۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم فونزیہ مکتب ابتدائی میں شروع کی جب ان کی عمر چھے سال تھی تو اپنے خاندان کے ساتھ Manisa آئے۔1903-1905 کے درمیان İzmir İdadisi میں پڑھا۔اپنے باپ کی وفات کے بعد وہ ہائی سکول کو چھوڑ کر اپنی والدہ کے ساتھ مصر واپس لوٹ گئے۔ اسکندریہ کے Freres کے فرانسی سکول میں داخل ہوئے وہیں فرانسی زبان سیکھی۔ 1908 میں استنبول واپس آئے۔ 1909 میں *Fecr-i Ati کی ادبی تنظیم میں شریک ہوئے۔اس جمعیت کی طرف سے شائع شدہ Resimli Kitap (مصور کتاب)، Rubab (رباب)، Türk Yurdu (ترک کا وطن)، Peyam-ı Edeb (پیام ادب)، Yeni Mecmua (نیا مجموعہ) اور İkdam (اقدام) جیسے رسالوں اور اخباروں میں چھپوائے ہوئے مقالے، منثور نظمیں، کہانیاں، مختصر ڈرامے اور مضامین کی وجہ سے ان کی شہرت میں اضافہ ہوا۔

1913 ء میں ان کی پہلی کہانی کی کتاب "Bir Serencam" شائع ہوئی۔ 1916ء میں انفرادیت سے اشتراکیت کی طرف متوجہ ہوئے۔ جنگ اور جنگ کی تیاری کو موضوع بنایا اسی دور میں

دق میں مبتلا ہوگئے اور اس بیماری کے علاج کے لیے سوئٹزر لنیڈ چلے گئے۔ میتھالوجی سے دلچپی بھی اسی دور میں ہوئی۔

انہوں نے "مہابھارتا" کو بھی پڑھا۔1920ء میں "اقدام" میں شائع ہونے والا "کرایہ پر بنگلہ" مصنف کا پہلا ناول ہے۔ اس کے بعد 1921ء میں "Nur Baba (نوربابا) 1922ء میں "Okun Ucundan"(تیر کی نوک سے) 1927ء میں "Hüküm Gecesi" (حکم کی رات) 1928ء میں "Sodom ve Gomore" (سودوم اور گومرے) شائع ہوئے۔1923-1932 کے درمیان Mardin اور Manisa میں وکیل ہوگئے۔ جب وہ Manisa میں وکیل تھے تو انہوں نے جنگ آزادی کے مشاہدے مبنی "Yaban"(یابان) نامی مشہور ناول لکھا۔

1934-1954 کے درمیان Tiran، Prag، Lahey، Tahran، Bern میں سفارت کار کے فرائض سنبھالے۔1955ء میں وہ ریٹائرڈ ہوگئے۔13 دسمبر 1975ء کو انقرہ میں وفات پائی۔ یعقوب قادری کا مقبرہ استنبول میں Beşiktaş میں یحییٰ آفندی کے قبرستان میں ہے۔(Karaosmanoğlu, trhsz: 7-27)

یعقوب قادری کی عمر ابھی نو دس تھی کہ اپنی والدہ کی طرف سے پڑھ کر سنائے جانے والے "Ekmekçi "Kadın (روٹی بیچنے والی عورت) اور "Monte Kristo" نامی ناولوں کے بعد "Paul aur Virginie" جسے انہوں نے خود پڑھا تھا، ادبیات سے دلچپی لینے لگے۔اور اس عہد میں کہانی اور منثور نظموں کی طرز پر تحریریں لکھیں۔جنگ بلقان اور پہلی جنگ عظیم کی شکست دیکھنے کے بعد "ادب سماج کے لیے ہے" کی سوچ رکھنے والے یعقوب قادری نے اپنی زندگی کے اسی دور

میں ناول لکھنا شروع کیئے۔ "کرائے پر بنگلہ" نامی اپنے ناول کو ہنگامی صلح کے عہد میں شائع کیا۔ ((Kudret, 1967: 114)

مصنف کی سب سے اہم تصنیف تسلیم کی جانے والی "کرائے پر بنگلہ" کا موضوع یہ ہے۔ نعیم آفندی، سلطان عبدالحمید ثانی کے عہد کا ایک قابل توجہ ، پنشن یافتہ وزیر ہے۔ نعیم آفندی اپنے بنگلے میں اپنی بیٹی سکینہ خانم ، داماد ثروت بیگ ، اپنے نواسے جمیل اور نواسی سنیعہ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ داماد ثروت بیگ یورپین طرز زندگی کا شوقین ہے۔ اس کا نواسہ اور نواسی بھی یورپین طرز کی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرنے والے کردار ہیں۔ سنیعہ اپنے بھائی کے دوست فائق بیگ سے عشق کرتی ہے۔ سنیعہ فائق بیگ کی بیان کردہ یورپین طرز زندگی تک رسائی کے لیے مخفی طور پر خاندان کے یادگار زیورات بیچ دیتی ہے، اور طویل عرصہ سے اپنی سوچوں پر چھائے یورپ کو بھاگتی ہے۔

ثروت بیگ، نعیم آفندی سے نجات پانے اور ایک نئی زندگی شروع کرنے کی غرض سے اپنے خاندان سمیت بنگلے سے چلا جاتا ہے، وہ بیگ اوغلو میں کرائے کے ایک پر تکلف اور آراستہ فلیٹ میں نقل مکانی کرتا ہے۔ سنیعہ یورپ سے لوٹنے کے بعد اپنے باپ کے پر تکلف فلیٹ میں رہنے لگتی ہے، وہ فلیٹ کے گردونواح میں جنگ کے عہد کے مال دار اور اونچے رتبے والے فوجیوں سے آزادانہ تعلق رکھتی ہے۔ اسی اثناء میں نعیم آفندی اپنے نواسوں کی خاطر اپنی ساری جائیداد بیچ دیتا ہے اور صرف ایک بنگلہ باقی رہ جاتا ہے، جس میں اس کی رہائش ہے۔

نعیم آفندی کی بہن بے چارگی کے عالم میں تنہا موت کا انتظار کرنے والے اپنے بھائی کو اپنے پاس لانے کی بہت کوشش کرتی ہے، لیکن نعیم آفندی جواں عمری کی یادوں سے بھرے اس بنگلے سے جدا ہونا نہیں

چاہتا۔ آخر کار وہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر اسے بنگلے میں رہنے کے لیے کوئی کرایہ دار مل گیا تو وہ نکل مکانی کرے گا مگر اس پرانے اور نظر انداز کیئے ہوئے بنگلے کے لیے خریدار یا کرایہ دار پانا بہت مشکل تھا۔

ناول کا ایک کردار حقی جیلس ہے جو ایک طویل عرصہ سے سنیعہ سے محبت کرتا ہے مگر سنیعہ اسے کوئی مثبت جواب نہیں دیتی اور وہ Çanakkale کی جنگ میں شامل ہو کر شہید ہو جاتا ہے۔

سنیعہ کا باپ جنگ کے مالدار تاجروں کے لیے دی ہوئی دعوت میں ایک فوجی افسر کو بھی اپنے فلیٹ میں بلاتا ہے، جو بیگ اوغلو میں ہے۔ وہ فوجی افسر جنگ میں حقی جیلس کے شہید ہونے کی تفصیلات بتاتا ہے، سنیعہ اس فوجی افسر کی سنائی ہوئی باتوں سے متاثر ہونے کے باوجود ایک سرد رویہ اپنائے رکھتی ہے۔

ناول کے کردار *مشروطیت کے دور سے ماہرانہ انداز میں منتخب کیے گئے، کامیابی سے تراشے گئے، زندہ اشخاص ہیں۔اصل کردار کی شخصیت سے ہمارے سامنے آنے والی سنیعہ ترکی ادبیات میں نا قابل فراموش ایک ممتاز شخصیت ہے۔وہ ایک جھگڑالو، تغیر پزیر، آذاد مزاج، سرکش، نازنین اور ایک شوخ دوشیزہ ہے۔ وہ اپنے رویے اور دکھائی کے ظاہری طور پر سے ایک یورپین دوشیزہ کی خصوصیت کی مالک ہے۔وہ دن بھر پڑھے ہوئے رومانی ناولوں کے ذیر اثر رہتی ہے۔اس کی زندگی کا واحد مقصد یورپ کے جدید شہروں میں ایک رنگیں زندگی بسر کرنا ہے۔اس کا فائق بیگ میں دلچپی لینے کا سبب بھی یہ ہے کہ فائق بیگ عرصے سے یورپ میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ انتظار اور توقع کے با وجود شادی کے انجام نہ پہنچنے والا یہ عشق اپنے کرداروں کو کمزوری میں گراتا ہے۔کسی حتمی نتیجے پر نہ پہنچنے والے یہ دونوں کردار پریشان حال ہوتے ہیں۔اپنا دماغی توازن کھو دینے والی سنیعہ ایک مال دار شخص سے بیاہ کرنے کی آرزو میں ادھر ادھر جھولتی رہتی ہے۔ (Özkırımlı, 1998: 14)

ناول کے اصل کرداروں میں سے ایک نعیم آفندی ایک راستباز، شریف اور باادب استنبول کا آفندی ہے۔زندگی کے بارے میں نقطہ ہائے نظر کے اختلاف کی وجہ سے اپنے داماد ثروت بیگ اور نواسے جمیل، نواسی سنیعہ سے ہمیشہ لڑائی رہتی ہے۔ لیکن اپنی نواسی سنیعہ سے بہت محبت کرنے کی وجہ سے ان کی ہر بات کو قبول کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ نعیم آفندی، اپنے نواسے، نواسی اور اپنے داماد ثروت بیگ کے سخت حقارت آمیز رویوں کے سایے میں زندگی بسر کرنے والا اور آخر کار تنہا ایک پرانے ملازم جنان کالفا اور ایک خدمت گار کے ساتھ موت کے منتظر بیچارے غریب بوڑھے کی حیثیت سے پڑھنے والوں کے ذہن میں ایک نشان چھوڑتا ہے۔

ناول کے آغاز میں ہمارے سامنے آنے والا ایک اور کردار ثروت بیگ ہے۔ نعیم آفندی کا داماد ثروت بیگ یورپین طرز حیات کا دلدادہ اور بیگ اوغلو میں پرتکلف فلیٹ میں رہائش پذیر قارئین کے لیے ایک ناپسندیدہ کردار ہے۔ ثروت بیگ ناول کے شروع ہی میں نعیم آفندی سے حد درجہ سخت اور برے سلوک کے سبب قاری کے ذہن میں اپنا امیج کھو بیٹھتا ہے۔

ناول میں واقعات کی نشوونما میں ایک اہم کردار ادا کرنے والا ایک اور کردار فائق بیگ ہے۔ فائق بیگ پیسے اور قمار بازی کو پسند کرنے والا، اکھڑ مزاج ایک کردار ہے وہ اور سنیعہ ایک دوسرے کو پسند کرنے کے باوجود اپنی بعض اونچی امیدوں کی وجہ سے بیاہ نہیں کرپاتے فائق بیگ طویل عرصے سے ایک مال دار بیوہ سے شادی کے چکر میں رہتا ہے۔ چھوٹی عمر سے اپنے باپ کے فرض منصبی کی وجہ سے یورپ میں زندگی بسر کرنے سے ایک یورپین طرز کے آدمی کی ساری خصوصیات کا مالک بن جاتا ہے۔گویا اٹھارویں صدی کے فرانسی ناولوں سے نکل کر آیا ہو۔

ناول میں توجہ کھینچنے والا ایک اور کردار نثر اور ادبیات کا شوقین ، رومانی شاعر حقی جلیس ہے۔ حقی جلیس ناول کے پہلے صفحوں پر سنیعہ سے افلاطونی محبت کرنے والا ایک ناتجربہ کار نوجواں ہے۔ وہ سنیعہ کی ساری بدمزاجی اور مضحکہ اڑانے والی عادت کے باوجود اسے پیار کرنا جاری رکھتا ہے۔ لیکن سنیعہ حقی جلیس کے احساسات سے کھیلنے سے کبھی نہیں ہچکچاتی ۔ سنیعہ کے یورپ بھاگ جانے کے بعد حقی جلیس کی زندگی کا نقطہ نظر بدل جاتا ہے۔ وہ نئی امیدوں کے پیچھے دوڑنے والا ایک مثالی آدمی بن جاتا ہے۔ اور شہادت کی موت کو پہنچتا ہے۔ اسے بہت سے حوالوں سے مشترک نقطہ ہائے نظر اور بعض نفسیاتی خصوصیات کے لحاظ سے یعقوب قادری سے تشبیہ دی جاتی ہے۔

ناول کی نشونما پر اثرڈ انے والے ثانوی کرداروں میں ناول کے آغاز میں سنیعہ کی ماں سکینہ خانم اس کا بھائی جمیل اور Leh کا باشندہ ایک مربی ہے۔ سنیعہ کی گورنس مادام کورونسکی اور نعیم آفندی کی بہن سلمی خانم آتے ہیں۔

"کرایہ پر بنگلہ" ٹوٹنے والی ایک سلطنت کے بدلنے والے اقتصادی نظام اور نہ بھولنے والے کرداروں کو پیش کرتا ہے۔(Hızlan, 1979)

ہم دیکھتے ہیں کہ "کرایہ پر بنگلہ" میں یعقوب قادری کی دیگر تصانیف کی طرح کرداروں کا ہجوم نہیں ہے۔یعقوب قادری کے ناولوں اور کہانیوں میں اکثر مرد کردار دکھائی دیتے ہیں خواتین کے کردار ان کے مقابلے میں ایک چوتھائی ہیں مگر اہم ہیں۔ چنانچہ کرایہ پر بنگلے میں سنیعہ اصل کردار ہے۔(Karaosmanoğlu, 1993: 63)

یعقوب قادری نے ایک عہد کے انسانوں کی تین نسلوں کو ایک بنگلے میں اکھٹے رکھ کر یہ تاثر دیا ہے کہ وہ لوگ اپنے سوچنے کے انداز کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے سے کبھی اچھا تعلق نہیں رکھ سکے۔ پہلے سنیعہ بعد میں اس کی ماں اور باپ بنگلے سے نکل جاتے ہیں۔ نعیم آفندی ایک پرانی سوچ کا مالک ہے وہ اور اس کا پرانا بنگلہ دونوں مل کر ایک جیسا تاثر قائم کرتے ہیں۔ دونوں، ہی غائب ہو جانے والے عہد کی ایک نشانی ہیں۔ اور گزرے ہوئے عہد کی علامت بھی ہیں۔ ثروت بیگ ایک جدید یورپین سوچ کا مالک ہے۔ اس کا جدید سہولیات سے آراستہ فلیٹ دونوں ایک دوسرے سے مماثلت رکھتے ہوئے مغربی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ حقی جیلس اپنی حقیقی شخصیت اور سچی خوشی کی تلاش میں وہاں زندگی بسر کرتا ہے جسے وہ وطن پرست لوگوں سے مل کر فوجی چھاؤنی کے ماحول میں پا لیتا ہے۔ (Moran, 1995: 151) جیسا کہ دکھایا گیا ہے "کرایہ پر بنگلہ" میں بیان کردہ واقعات اور کرداروں میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

یعقوب قادری کے ناول کی تیکنیک پر فرانسیسی ناول نگاروں کا اثر ہے۔ "کرایہ پر بنگلہ" اور فرانسیسی ادبیات کی مشہور تصنیف مادام باواری کے درمیان دلچسپ مماثلت دکھائی دیتی ہے۔(-Akı, 2001: 163 174) اس مماثلت کا پہلی دفعہ 1956 میں ایک ڈاکٹریٹ تھیس میں نیازی اکی نے انکشاف کیا تھا اس تھیس کا نام "یعقوب قادری کرا عثمان اوغلو" تھا۔ ہم نے بھی دنیا کے کلاسیکل مادام باواری اور ترک کلاسیکل کرایہ پر بنگلہ کو نیازی اکی کی طرح خود اپنے نقطۂ نظر سے دیکھا ہے۔

زندہ و جاوید دونوں ناولوں کی مرکزی خواتین کردار سنیعہ اور مادام باواری اپنی معاشرتی زندگی کو پسند نہیں کرتیں وہ ایک بہت جدید ماحول میں زندگی گزارتی ہیں چونکہ وہ حقیقت میں ایسی زندگی نہیں پا سکتیں اس لیے زندگی بھر خیالی دنیا میں رہتی ہیں۔

سنیحہ ایک جدید زندگی پانے کی کوشش میں کئی امیر مردوں سے تعلقات قائم کرتی ہے۔ اور عارضی طور پر یہ زندگی پا بھی لیتی ہے۔ مگر مادام باوری کو اس کی من پسند زندگی کبھی میسر نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ مایوس ہو کر خودکشی کر لیتی ہے۔ وہ کئی بحرانوں سے گزرتی ہے اور لوگ اس کے برے کردار کی وجہ سے باتیں کرتے ہیں اور وہ بہت بدنام ہو جاتی ہے۔

مادام باواری جب اپنے عاشقوں Leon اور Rodolphe سے پیسے مانگتی ہے وہ انکار کر دیتے ہیں۔ جب اس پر سچ کھلتا ہے تو وہ حقیقت کا سامنا کرتی ہے۔(Göğercin, 2007: 12) کرایہ پر بنگلہ میں جب سنیحہ سے فائق جوئے کے لیے ادھار کے لیے پیسے مانگتا ہے تو وہ حقیقت کو دیکھتی ہے۔

یعقوب قادری نے Flaubert سے متاثر ہونے کے باوجود سنیحہ کا ایما سے مختلف تخلیق کیا ہے۔ سنیحہ اپنے خیالوں میں موجود یورپ کی جدید زندگی کو پانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اور پیرس جانے کا منصوبہ لے کر پیرس میں خیالی زندگی کی سیر کرتی ہے۔ ایما پریشانی کے وقت مذہب اور بیٹے کو ڈھال بناتی ہے۔ اس کی یہ کیفیت رومانیت پسندی کا اظہار کرتی ہے۔(Kefeli, 2000: 85-97) لیکن سنیحہ پورے ناول میں کہیں بھی مذہب کی بات کرتی نظر نہیں آتی۔

ایما موقع کے مطابق دینی اشعار اور رومانی تصانیف کا مطالعہ کرتے بڑی ہوتی ہے۔ اس نے ہمیشہ اس پر یقین کیا ہے کہ جب وہ شادی کرے گی تو اس کی زندگی بدل جائے گی۔ شادی سے بھی اسے خوشی نہیں ملتی تو وہ پڑھی ہوئی رومانی کتابوں میں اپنے عشق کو تلاش کرتی ہے۔ اسی طرح سنیحہ بھی صبح سے شام تک فرانسیسی ناول، تھیٹر کے ڈرامے اور پیرس کے مزاحیہ رسالے پڑھتی ہے۔ جنہیں وہ اپنے بھائی جمیل سے منگواتی ہے۔ وہ ہمیشہ کتابوں سے پڑھے ہوئے یورپ کے

ترقی یافتہ شہروں میں رہنا پسند کرتی ہے۔ دیکھا جائے تو ایما کو بھی اور سنیعہ کو بھی خیالوں میں غرق کرنے والی کتابیں ہی ہیں۔ ترکی ادبیات میں سنیعہ کتابوں کی دنیا میں غرق رہنے والا ایک مثالی کردار ہے۔ (Akı, 2001: 163-174)

ایما اور سنیعہ دونوں ان لوگوں سے حسد کرتی ہیں جو ان کی خیالی دنیا کو پا لیتے ہیں۔ ایما اور اس کے خاوند Charles کی ایک شریف زادے کے گھر میں دعوت کی جاتی ہے۔ ایما محل میں ملاقاتی عورتوں کو خوبصورت نہ ہونے کے باوجود عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھ کر حسد کرتی ہے ایما اس گھر میں موجود رقص کی جگہ کو بہت پسند کرتی ہے۔ اور وہ اپنی چھوٹی سی زندگی کو ان لوگوں کی زندگی کی طرح ڈھالنا چاہتی ہے۔ ان کی زندگی کے معیار پر پہنچنے کے لیے وہ قرض لیتی ہے۔ اور پھر ان قرضوں کی وجہ سے ہی خودکشی کر لیتی ہے۔

بلقیس خانم جب اپنے شوہر کے ساتھ پیرس چالی جاتی ہے تو سنیعہ حسد کا شکار ہو جاتی ہے وہ اس کے لباسوں اور خوبصورتی کو پسند نہیں کرتی مگر اس کے جانے کا سن کر وہ خیال کرتی ہے کہ جیسے بنگلے کی چھت اس پر گر گئی ہے۔ اس واقعے کے بعد اپنے گھر کے زیورات بیچ کر وہ یورپ چلی جاتی ہے۔

تاریخ ادبیات میں دنیا کے مشہور کرداروں میں سے ایک مادام باوری ہے۔Bovarizm میں مبتلا ہونے والے لوگ کبھی اپنی زندگی سے مطمئن نظر نہیں آتے۔ اور وہ اپنی زندگی سے ہمیشہ فرار کی کوشش کرتے ہیں۔ کسان Ronault کی بیٹی اور نعیم آفندی کی نواسی سنیعہ اپنے ماحول میں نہیں رہنا چاہتی وہ اپنے ماحول کو بیزارکن اور سرد محسوس کرتی ہے۔ مادام باواری اور کرایہ پر بنگلہ کے درمیان مماثلتیں صرف دو عورتوں کے درمیان تک محدود نہیں ہیں۔ مادام باوری میں ایما کا محبوب Rodolphe بدچلن آوارہ کردار ہے۔ کرایہ پر بنگلہ میں بھی فائق ایسی ہی شخصیت کا مالک ہے۔ ایما کا

دوسرا عاشق Leon اور کرایہ پر بنگلہ کا حقی جیلس اناڑی اور ناتجربہ کردار ہیں۔ حقی جیلس اور Leon کی محبت ایک جیسی ہے۔(Akı, 2001: 163-174)

مادام باواری میں ایما کا خاوند چارلس اور کرایہ پر بنگلہ میں حقی جیلس نشانۂ تضحیک بنتے ہیں۔ چارلس جو ایک چھوٹے سے قصبے کا ڈاکٹر ہے۔ ناول کے پہلے صفحات سے ہی ایک بے چارے، عاشق اور مزاج کردار کی حیثیت سے سامنے آتا ہے کہ چارلس قصبے کی کارواں سرائے میں کام کرنے والے Hippoltyie کی مردہ ٹانگ کو عمل جراحی کے ذریعے ٹھیک کرنے کا دعوی کرتا ہے تو اس موقع پر چارلس گویا ہمیں یہ امید دلاتا ہے کہ Hippoltyie کی ٹانگ ٹھیک ہو جائے گی۔ مگر جب اس کی پوری ٹانگ کاٹ دی جاتی ہے تو چارلس قارئین گویا مایوس کر دیتا ہے۔

ہم مادام باواری کو پڑھتے ہوئے ایما سے اس کی لالچی سوچ کی وجہ سے بہت بدظن ہو جاتے ہیں۔ وہ قدم قدم پر اس سے جھوٹ بولتی اور دھوکا دیتی ہے اور مزاج چارلس کبھی اس کا احساس تک نہیں کرتا۔ اس سے پڑھنے والا اداس بھی ہوتا ہے اور خیران بھی۔ اسی طرح کرایہ پر بنگلہ میں ناول کے پہلے ابواب میں سنیعہ کے عشق میں زندگی گزارنے والا حقی جیلس سادہ لوح اور انشائیہ تضحیک بننے والے کردار کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ رومانی عاشق حقی جیلس خود سے صرف چند سال بڑی سنیعہ کو باجی کہہ کر خطاب کرتا ہے۔ لیکن سنیعہ کی طرف سے ہمیشہ حقارت کا سلوک کیا جاتا ہے۔

دونوں ناولوں میں موجود ماحول کی بہترین عکاسی کی گئی ہے۔ تمام تفسیلات زندگی سے بھرپور ہیں۔ کرداروں کی نفسیات گشتی خوب کی گئی ہے۔ یعقوب قادری اور Flaubert کی یہ تفصیلات ان کے بعد آنے والے ادیبوں کے لیے تخلیقی تحریک ثابت ہوئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مادام باواری اور کرایہ پر بنگلہ کے آپاس میں بہت مماثلی ہیں۔ سنیعہ کا کردار مادام باواری سے لیا گیا ہے ۔ آج جبکہ ناول کی صنف بہت آگے جا چکی ہے اس ناول کی تاریخی اہمیت کم نہیں ہے ۔ اس ناول کی حقیقت نگاری آج بھی متاثر کرتی ہے۔ (Özkırımlı, 1998: 15)

ترک ادبیات کی عمدہ تصانیف میں سے ایک "کرایہ پر بنگلہ" مغرب پرستی کے شوق میں اپنی تہذیب سے بیگانہ ہو جانے کے تصور پر مبنی ناول ہے۔ اس میں مشروطیت کے دور کا عکس بھی ملتا ہے۔

حوالاجات:

AKI, Niyazi, (2001), Yakup Kadri Karaosmanoğlu, *İnsan-Eser-Fikir-Üslup*, İstanbul: İletişim Yayınları.

CEVDET, Kudret, (1967), "Türk Edebiyatı'nda Hikâye ve Roman", İstanbul: Varlık Yayınevi.

GÖĞERCİN, Ahmet, (2007), "Kumru Yarma Bovarizm'in Son Kurbanı mı?" Konya: *Selçuk Üniversitesi Edebiyat Dergisi*, S.17, s.1-24.

HIZLAN, Doğan, (1979), "Kiralık Konak" Cumhuriyet Gazetesi, 6 Ocak.

KARAOSMANOĞLU, Yakup Kadri, (1993), *Yazarlar Dizisi*, Ankara: Bilgi Yayınevi.

KEFELİ, Emel, (2000), "Dünya Edebiyatından Üç Roman ve Üç Kadın Tipi" *Karşılaştırmalı Edebiyat İncelemeleri*, İstanbul: Kitabevi Yayınları.

MORAN, Berna, (1995), *Türk Romanına Eleştirel Bir Bakış*, İstanbul: İletişim Yayınları.

ÖZKIRIMLI, Atilla, (1998), *Kiralık Konak Üzerine*, İstanbul: İletişim Yayınları.